S_2000_1_252_260

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

رجسٹرار آف کمپنیز

بنام۔

راج شری شوگر اینڈ کیمیکلز لمیٹڈ اور دیگران

11 مئی 2000

کے۔ٹی۔تھامس، ڈی۔پی۔مہاپترا اور روما پال، جسٹسز

کمپنیز ایکٹ 1956-دفعات (2)113 اور 621-متاثرہ شخص-چاہے کمپنیز کا رجسٹرار متاثرہ شخص ہو-منعقد، ہاں۔

کمپنیز ایکٹ 1956-دفعہ (2)113-فوجداری ضابطہ-دفعہ 469(1)(بی)-وقت پر حصص کی منتقلی میں ناکامی کی شکایت-جرم کے علم کی تاریخ کے 6 ماہ کے اندر دائر کی گئی-منعقد کی گئی، شکایت حد کے اندر ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جواب دہندگان کے خلاف ایک شکایت درج کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ جواب دہندگان نے کمپنیز ایکٹ 1956 کی دفعہ 113 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس دفعہ میں متعین وقت کے اندر حصص کی منتقلی میں کوتاہی کیا تھا۔ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، کوئمبٹور نے شکایت کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 468 کے تحت حد سے روک دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے دفعات 397 اور 401 سی آر پی سی کے تحت نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ مدراس عدالت عالیہ کے سامنے انہوں نے دعوی کیا کہ مجسٹریٹ نے ضابطہ کی دفعہ 469(1)(بی) توضیعات کو نظر انداز کیا جو پہلے دن سے حد کی مدت کا حساب لگانے کے لیے فراہم کرتا ہے جس دن جرم "جرم سے متاثرہ شخص یا پولیس افسر" کے علم میں آتا ہے۔ عدالت عالیہ نے استدعا کو مسترد کر دیا اور یہ بھی کہا کہ اپیل کنندہ نہ تو متاثرہ شخص تھا اور نہ ہی پولیس افسر اور دفعہ 113 کے تحت استغاثہ صرف متاثرہ شیئر ہولڈر کی درخواست پر شروع کیا جا سکتا ہے۔ عدالت عالیہ کے مطابق، یہ دفعہ 113 کی شق (3) سے واضح تھا۔

اس عدالت میں مدعا علیہان نے دعوی کیا کہ مدراس عدالت عالیہ کا نظریہ گجرات عدالت عالیہ اور دہلی عدالت عالیہ نے بھی لیا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:'.1 'متاثرہ شخص' کے جملے کی وضاحت سی آر پی سی میں نہیں کی گئی ہے۔تاہم، جہاں تک کمپنیز ایکٹ کے تحت جرائم کا تعلق ہے، الفاظ کو ایکٹ کے دفعہ 621 کے تناظر میں سمجھا اور سمجھا جانا چاہیے۔ اگر 'متاثرہ شخص' کے الفاظ کا مطلب صرف 'متاثرہ شخص' ہے جو کمپنی کی جانب سے حصص کی منتقلی یا حصص الاٹ کرنے میں ناکامی سے متاثر ہوا ہے، تو صرف 'متاثرہ شخص' منتقلی یا الاٹی ہوگا، جیسا کہ معاملہ ہو۔ایکٹ کی دفعہ 62 حصص کے تحت، کوئی بھی عدالت کمپنیز ایکٹ کے تحت کسی جرم کا نوٹس نہیں لے سکتی سوائے کسی شیئر ہولڈر، رجسٹرار یا مرکزی حکومت کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز شخص کی شکایت کے۔ جہاں منتقلی یا الاٹی کمپنی کا موجودہ شیئر ہولڈر نہیں ہے، اگر الفاظ 'متاثرہ شخص' کو اتنے محدود انداز میں پڑھا جاتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ضابطہ کی دفعہ 469(1)(بی) ایکٹ 1956 کی دفعہ 113 کے تحت جرائم پر مکمل طور پر لاگو نہیں ہوگی۔کسی بھی صورت میں، دفعہ 469(1)(بی) میں استعمال ہونے والے الفاظ 'متاثرہ شخص' کی تشریح کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے، خاص طور پر جب، جیسا کہ اس معاملے میں، جرم پیدا کرنے والا قانون صرف مخصوص افراد کی شکایت پر استغاثہ شروع کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ضابطے کی دفعہ 621 کی واضح زبان کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کمپنیز ایکٹ کے خلاف جرم کے سلسلے میں ضابطے کی دفعہ 469(1)(بی) کے معنی میں (سوائے ان کے جو دفعہ 545 کے تحت ہیں) ایک 'ناراض شخص' ہوگا۔(249-A-D)

وسنت لال چندولال مجمدار بنام نوین چندر منی لال اور دیگر، گجرات۔LR جلد XXII 436؛ نیسلے انڈیا لمیٹڈ اور دیگران بنام ریاست اور دیگر (1994)4 کمپ ایل جے 446 (ڈیل)؛ سولوچنا بنام اسٹیٹ آف رجسٹرار آف چٹس (انویسٹی گیشن اینڈ پراسیکیوشن)، (1978) فوجداری ایل جے 116؛ بھگوتی پرساد بنام اسسٹنٹ رجسٹرار آف کمپنیز، (1983)53 سی سی 56؛ سشیل کمار اور دیگران بنام آر او سی، (1983)53 سی سی 54 اور عبدل رحیم بنام ریاست جس کی نمائندگی چٹ رجسٹرار ناگا پٹنم نے کی، (1978)1 ایل ڈبلیو فوجداری ایل۔195، ممتاز۔

2. عدالت عالیہ نے دفعہ (3)113 کے حوالے سے دفعہ (2)113 توضیعات کو سمجھنے میں غلطی کی۔مؤخر الذکر حصص کے منتقلی کے کہنے پر دفعہ (1)113 کی خلاف ورزی پر کمپنی اور اس کے افسران کی دیوانی ذمہ داری سے نمٹتا ہے۔دفعہ (2)113 دفعہ (1)113 کی خلاف ورزی سے پیدا ہونے والی فوجداری ذمہ داری سے متعلق ہے۔دونوں ذیلی حصوں کے مقاصد مختلف ہیں۔دفعہ (3)113 بنیادی طور پر

معاوضے کی نوعیت کی ہے جبکہ دفعہ 133(2) تعزیری ہے۔ دفعہ 113(3) کے تحت درخواست صرف منتقلی کے ذریعے ہی کی جا سکتی ہے جو کمپنی کا موجودہ شیئر ہولڈر نہیں ہے وہ دفعہ 113(2) کے تحت بالکل بھی شکایت درج نہیں کر سکتا۔ (259-ای-ایف)

3. اپیل کنندہ بطور متاثرہ شخص ضابطہ کی دفعہ 469(1)(بی) توضیعات سے فائدہ اٹھانے کا حقدار ہوگا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کو 20 جولائی 1992 کو جرائم کا علم ہوا۔ استغاثہ شروع کرنے کے لیے چھ ماہ کی حد کی مدت کے آغاز کا حساب اس تاریخ سے لگانا ہوگا۔ شکایت 20 اگست 1992 کو ضابطہ کی دفعہ 468(2) کے تحت مخصوص مدت کے اندر دائر کی گئی تھی۔ (259-جی)

4. عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، کوئمبٹور کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور معاملے کو اہلیت پر فیصلہ کرنے کے لیے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، کوئمبٹور کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ (259-ایچ؛ 260-اے)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 2000 کی فوجداری اپیل نمبر 483۔

فوجداری اپیل 1995 کا آر نمبر 125 میں مدراس عدالت عالیہ کے 17.3.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سی۔ وی۔ سبّا راؤ اور بی۔ کرشنا پرساد۔

جواب دہندگان کے لیے کے۔ وی۔ وشوناتھن، کنور اجیت۔ ایم۔ سنگھ اور کے۔ وی۔ وینکٹارمن۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

روما پال، جسٹس: اجازت دی گئی۔

اس اپیل کو مدراس عدالت عالیہ کے 17 مارچ 1998 کے فیصلے سے ترجیح دی گئی ہے۔ اپیل 406 دن کی تاخیر کے بعد 26 جولائی 1999 کو دائر کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی تاخیر کی معافی کی درخواست سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ قانونی امور نے یہ معاملہ صرف 16 دسمبر 1998 کو اٹھایا تھا۔ نو ماہ کی اس مدت کے دوران اپیل کنندہ کی عدم فعالیت کی کوئی وضاحت نہیں دی گئی ہے۔ ریاست یو پی بنام بہادر سنگھ اور دیگران، اے آئی آر (1983) ایس سی 845 میں اس عدالت کا مشاہدہ تاخیر کے سوالات کا فیصلہ کرنے میں حکومت کو دکھائے جانے والے طول بلد کے حوالے سے، حکومت کے افسران کو معقول مہم کے ساتھ کام کرنے کی اپنی ذمہ داری سے گریز کرنے کا لائسنس نہیں دیتا ہے۔ تاہم، چونکہ معاملے کو اہلیت پر بحث کرنے

کی اجازت دی گئی ہے، اس لیے تاخیر کی بنیاد پر اپیل کو مسترد کرنا مناسب نہیں ہوگا، لیکن اس سلسلے میں اپیل کنندہ کے طرز عمل سے ہماری ناپسندیدگی ان اخراجات میں ظاہر ہوگی جو ہم اہلیت پر اپنے فیصلے سے قطع نظر، جواب دہندگان کے حق میں اپیل کنندہ کے خلاف دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس اپیل میں فیصلہ کیا جانے والا مسئلہ کمپنیز ایکٹ، 1956 (جسے 'ایکٹ' کہا جاتا ہے) کی دفعہ 113 کے تحت مدعا علیہان کے ذریعے مبینہ طور پر کیے گئے جرم سے متعلق ہے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے جواب دہندگان کے خلاف 28 اگست 1992 کو شکایت درج کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ جواب دہندگان نے ایکٹ کی دفعہ 113 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس دفعہ میں متعین وقت کے اندر حصص کی منتقلی میں کوتاہی کیا تھا۔ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، کوئمبٹور نے 30 مارچ 1993 کے اپنے حکم کے ذریعے شکایت کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اسے مجموعہ ضابطہ فوجداری 468 (مختصر طور پر 'ضابطہ') کے تحت حد بندی کے ذریعے روک دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے مدراس عدالت عالیہ کے سامنے دفعات 397 اور 401 کے تحت درخواست دائر کی جس میں 30 مارچ 1993 کے حکم پر نظر ثانی کی درخواست کی گئی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے نہ صرف ٹرائل کورٹ کے حکم کو برقرار رکھا بلکہ یہ بھی فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ 113 کے تحت کسی جرم کے سلسلے میں شکایت درج کرنے کے قابل نہیں تھا۔

1. 113 (1) (ہر کمپنی، جب تک کہ قانون کی کسی شق یا کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر حکام کے کسی حکم سے ممنوع نہ ہو، اپنے کسی بھی حصص، ڈبینچر یا ڈبینچر اسٹاک کی الاٹمنٹ کے بعد تین ماہ کے اندر، اور اس طرح کے کسی بھی حصص، ڈبینچر یا ڈبینچر اسٹاک کی منتقلی کے اندراج کے لیے درخواست کے بعد دو ماہ کے اندر، دفعہ 53 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق، تمام حصص، ڈبینچر اور الاٹ شدہ یا منتقل شدہ ڈبینچر اسٹاک کے سرٹیفکیٹ فراہم کرے گی۔

بشرطیکہ کمپنی لاء بورڈ، کمپنی کی طرف سے اس لیے درخواست کیے جانے پر، ان مدتوں میں سے کسی میں توسیع کر سکتا ہے جس کے اندر اس ذیلی دفعہ کے تحت مختص یا منتقل کیے گئے تمام ڈبینچرز اور ڈبینچر اسٹاک کے سرٹیفکیٹ نو ماہ سے زیادہ کے مزید پیریوڈ تک پہنچائے جائیں گے، اگر یہ مطمئن ہو کہ کمپنی کے لیے مذکورہ مدت کے اندر اس طرح کے سرٹیفکیٹ فراہم کرنا ممکن نہیں ہے۔)

اس ذیلی دفعہ کے مقاصد کے لیے "منتقلی" کے بیان محاورہ کا مطلب ہے ایک ایسی منتقلی جس پر باضابطہ طور پر مہر لگائی گئی ہو اور دوسری صورت میں درست ہو، اور اس میں کوئی ایسی منتقلی شامل نہیں ہے جس کی

کمپنی کسی بھی وجہ سے اندراج سے انکار کرنے کی حقدار رہواور اندراج نہیں کرتی ہو۔

(2) اگر ذیلی دفعہ (1) کی تعمیل میں کوتاہی کی جاتی ہے، تو کمپنی، اور کمپنی کا ہر افسر جو کوتاہی میں ہے، اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو ہر اس دن کے لیے پانچ سو روپے تک بڑھ سکتا ہے جس کے دوران کوتاہی جاری رہتی ہے۔

(3) اگر کوئی کمپنی جس پر کوئی نوٹس جاری کیا گیا ہے جس پر اسے ذیلی دفعہ (1) توضیعات کی تعمیل میں کوئی کوتاہی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، نوٹس کی خدمت کے بعد دس دن کے اندر کوتاہی کو ٹھیک کرنے میں نا کام رہتی ہے، تو (کمپنی لاء بورڈ)، اس شخص کی درخواست پر جو اسے سٹرفکیٹ یا ڈبینچر پہنچانے کا حقدار ہے، کمپنی اور کمپنی کے کسی افسر کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ اس وقت کے اندر کوتاہی کو ٹھیک کرے جو حکم میں بیان کیا گیا ہو، اور ایسا کوئی حکم فراہم کر سکتا ہے کہ درخواست کے تمام اخراجات اور اتفاقی اخراجات کمپنی یا کسی کے ذریعے برداشت کیے جائیں گے۔ کوتاہی کے لیے ذمہ دار کمپنی کا افسر (4) ذیلی دفعہ (1) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، جہاں سیکیورٹیز کو ڈپازٹری میں نمٹا جاتا ہے، کمپنی ایسی سیکیورٹیز کی الاٹمنٹ پر فوری طور پر ڈپازٹری کو سیکیورٹیز کی الاٹمنٹ کی تفصیلات سے آگاہ کرے گی۔

ایکٹ کی دفعہ 11 حصص کی ذیلی دفعہ (1) ایک کمپنی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ الاٹمنٹ کے بعد تین ماہ کے اندر اور حصص کی منتقلی کے اندراج کے لیے درخواست کے بعد دو ماہ کے اندر الاٹی یا ٹرانسفری کو شیئر سٹرفکیٹ فراہم کرے۔ یہ مدت بعض حالات میں کمپنی کی طرف سے کمپنی لا بورڈ کو درخواست پر زیادہ سے زیادہ نو ماہ کی مدت کے ساتھ قابل توسیع ہے۔

دفعہ 113 کے ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ اگر ذیلی دفعہ 1 کی تعمیل میں کوتاہی کی جاتی ہے تو کمپنی اور کمپنی کا ہر افسر جو کوتاہی میں ہے اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو ہر دن کے لیے پانچ سو روپے تک بڑھ سکتا ہے جس کے دوران کوتاہی جاری رہتا ہے۔ سزا کے لیے اس فوجداری ذمہ داری کے علاوہ، دفعہ 113(3) کے تحت حصص کی فراہمی کا حقدار شخص مستغیث کو سٹرفکیٹ یا ڈبینچر فراہم کرنے کے لیے کمپنی پر ہدایت کے لیے کمپنی لا بورڈ میں درخواست دے سکتا ہے۔ کمپنی لا بورڈ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کمپنی اور کمپنی کے کسی بھی افسر کو اس وقت کے اندر اندر " کوتاہی کو ٹھیک کرنے " کی ہدایت کرنے کا حکم دے اور مستغیث کو کمپنی یا کمپنی کے کسی بھی افسر کے ذریعے ادا کی جانے والی درخواست کے اخراجات اور اتفاقی کے لیے بھی فراہم کرے جو کوتاہی کے لیے ذمہ دار ہو۔

اس معاملے میں، اپیل کنندہ کی طرف سے دائر شکایت دفعہ 113(2) کے تحت تھی۔ شکایت میں

الزام لگایا گیا تھا کہ کمپنی کو دو بیچوں میں منتقلی کی درخواستوں کے ساتھ شیئر ٹرانسفر سرٹیفکیٹ بھیجے گئے تھے۔- 23.11.1990 اور 18.12.1990 پر۔ منتقلی کے لیے درخواستوں کی پہلی کھیپ کمپنی کو 11.12.1990 پر موصول ہوئی، 29.3.1991 پر منظور شدہ اور 6.4.1991 پر بھیجی گئی۔ درخواستوں کا دوسرا بیچ 26.12.1990 پر موصول ہوا جسے کمپنی نے 3.4.1991 پر منظور کیا اور 16.4.1991 پر بھیجا گیا۔ بظاہر دفعہ (1)113 کی تعمیل نہیں کی گئی۔ یہ اپیل کنندہ کے علم میں صرف 20.7.1992 پر آیا جب اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 209A(1)(i) کے تحت کمپنی کے کھاتوں کی کتابوں کا معائنہ کیا۔ اپیل کنندہ نے 20 اگست 1992 کو چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، کوئمبٹور کے سامنے شکایت درج کرائی تھی۔

جیسا کہ پہلے ہی نوٹ کیا گیا ہے، چیف جوڈیشل مجسٹریٹ نے ضابطہ کی دفعہ 468 پر انحصار کرتے ہوئے شکایت کو مسترد کر دیا، جس میں کہا گیا ہے:

.468" حد کی مدت ختم ہونے کے بعد نوٹس لینے پر پابندی:-

(1) سوائے اس کے کہ اس عدالت میں دوسری صورت میں فراہم کیا گیا ہو، کوئی بھی عدالت حد کی مدت ختم ہونے کے بعد ذیلی دفعہ (2) میں مذکور زمرے کے جرم کا نوٹس نہیں لے گی۔

(2) حد کی مدت یہ ہوگی کہ-

(a) چھ ماہ، اگر جرم صرف جرمانے کی سزا کے قابل ہے۔

وہ تاریخ جس پر حد بندی کی مدت شروع ہوتی ہے ضابطہ کے دفعہ 469 میں درج ذیل طریقے سے فراہم کی گئی ہے:

'' .469 حد کی مدت کا آغاز۔-(1) کسی مجرم کے سلسلے میں حد کی مدت شروع ہوگی،-

(a) جرم کی تاریخ کو؛ یا

(b) جہاں جرم کے ارتکاب کا علم جرم سے متاثرہ شخص یا کسی پولیس افسر کو نہیں تھا، پہلے دن جس دن اس طرح کا جرم ایسے شخص یا کسی پولیس افسر کے علم میں آتا ہے، جو بھی پہلے ہو۔

یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا ایکٹ کی دفعہ 113 کے تحت جرم اس کیس کے حقائق پر ضابطہ کی دفعہ 472 کے تحت جاری ہے۔ یہاں تک کہ اگر جرم جاری تھا، جرم، اگر کوئی تھا، اس تاریخ تک جاری رہا جب ڈیلیوری حقیقت میں دفعہ 113 یعنی 6.4.91 اور 16.4.91 کے تحت کی گئی تھی۔ چونکہ ترسیل میں تاخیر کا جرم جرمانے کے ساتھ قابل سزا ہے، اس لیے ضابطہ کی دفعہ 468 کے تحت کارروائی شروع کرنے کا وقت تازہ ترین اکتوبر 1991 میں ختم ہو جائے گا۔ درحقیقت، اپیل کنندہ نے تقریباً ایک سال بعد شکایت

درج کرائی۔

اپیل کنندہ کے مطابق، مجسٹریٹ نے ضابطہ کی دفعہ 469(1)(بی) توضیعات کو نظر انداز کیا جس میں پہلے دن سے حد کی مدت کا حساب لگانے کا التزام ہے جس دن جرم "جرم سے متاثرہ شخص یا پولیس افسر" کے علم میں آتا ہے۔ عدالت عالیہ نے اس استدعا کو مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ نہ تو متاثرہ شخص تھا اور نہ ہی پولیس افسر اور دفعہ 113 کے تحت استغاثہ صرف متاثرہ شیئر ہولڈر کی درخواست پر شروع کیا جا سکتا ہے۔ عدالت عالیہ کے مطابق، یہ دفعہ 113 کی شق (3) سے واضح تھا۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ عدالت عالیہ کا نظریہ گجرات عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے بھی وسنت لال چندولال مجمدر بنام نوین چندر منی لال اور دیگر گجرات۔، ایل آر جلد۔XXII 436؛ میں لیا ہے۔ نیسلے انڈیا لمیٹڈ اور دیگران بنام ریاست اور دوسرا، (1994) 4 کمپ ایل جے 446 (ڈیل) میں دہلی عدالت عالیہ کے ایک فاضکل واحد جج کے ساتھ ساتھ سولوچنا بنام اسٹیٹ آف رجسٹرار آف چٹس (انویسٹی گیشن اینڈ پراسیکیوشن)، مدراس، (1978) فوجداری ایل جے 116 میں مدراس عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کے ذریعے۔

بھگوتی پرساد بنام اسسٹنٹ رجسٹرار آف کمپنیز، (1983) 53 کمپنی کیس 56؛ سشیل کمار اور دیگران بنام رجسٹرار آف کمپنیز، (1983) 53 کمپ کیس 54 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے دو ڈویژن بینچ کے فیصلوں سے اس کے برعکس رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 113 کے حوالے سے مقدمات پی۔

جہاں تک گجرات عدالت عالیہ کے فیصلے کا تعلق ہے، اس نے گجرات کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1967 توضیعات سے نمٹا، جن توضیعات ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ جہاں تک مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے کا تعلق ہے، سولوچنا بنام رجسٹرار (سپرا) میں فاضل واحد جج کے فیصلے کو مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے عبدل رحیم بنام ریاست جس کی نمائندگی 'چٹ رجسٹرار ناگا پٹنم، (1978) 1 ایل ڈبلیو فوجداری 195 نے کی ہے۔ میں واضح طور پر مسترد کر دیا ہے ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ چٹس کا رجسٹرار معنی کے اندر ایک "ناراض شخص" تھا۔ دفعہ 469(1)(بی) ضابطہ کے تحت اور تمل ناڈو چٹ فنڈ ایکٹ 1961 کے تحت کسی جرم کے لیے قانونی کارروائی شروع کرنے کا اہل تھا۔ سولوچنا کے معاملے کو کلکتہ ہائی کورٹ کے دو فیصلوں میں بھی ممتاز کیا گیا تھا جن کا پہلے ذکر کیا گیا تھا۔

جواب دہندگان کی طرف سے حوالہ دیا گیا واحد فیصلہ جو ایکٹ کی دفعہ 113 پر ہے، نیسلے انڈیا لمیٹڈ

(اوپر) کا فیصلہ ہے۔ نہ ہی فاضل جج نے نیسلے انڈیا میں اپنے فیصلے میں اور نہ ہی عدالت عالیہ نے اپیل کے تحت فیصلے میں کمپینز ایکٹ کی دفعہ 621(1) توضیعات پر غور کیا، جس میں کہا گیا ہے:

"621(1) کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے خلاف کسی بھی جرم کا نوٹس نہیں لے گی (اس جرم کے علاوہ جس کے سلسلے میں دفعہ 545 کے تحت کارروائی شروع کی گئی ہے)، جس کا الزام کسی کمپنی یا اس کے کسی افسر نے لگایا ہے، سوائے رجسٹرار، یا کمپنی کے کسی شیئر ہولڈر، یا اس سلسلے میں مرکزی حکومت کی طرف سے مجاز شخص کی تحریری شکایت کے۔

لہذا اس دفعہ کے تحت، اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ 113 کے تحت جرائم کے سلسلے میں تحریری شکایت درج کرنے کا اہل ہے۔

ضابطہ میں 'متاثرہ شخص' کے جملے کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ تاہم، جہاں تک کمپینز ایکٹ کے تحت جرائم کا تعلق ہے، الفاظ کو ایکٹ کے دفعہ 621 کے تناظر میں سمجھا اور سمجھا جانا چاہیے۔ اگر 'متاثرہ شخص' کے الفاظ کا مطلب صرف 'متاثرہ شخص' ہے جو کمپنی کی جانب سے حصص کی منتقلی یا حصص الاٹ کرنے میں ناکامی سے متاثر ہوا ہے، تو صرف 'متاثرہ شخص' منتقلی یا الاٹی ہوگا، جیسا کہ معاملہ ہو۔ ایکٹ کی دفعہ 621 کے تحت، کوئی بھی عدالت کمپینز ایکٹ کے خلاف کسی جرم کا نوٹس نہیں لے سکتی سوائے کسی شیئر ہولڈر، رجسٹرار یا مرکزی حکومت کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز شخص کی شکایت کے۔ جہاں منتقلی یا الاٹی کمپنی کا موجودہ شیئر ہولڈر نہیں ہے، اگر الفاظ 'متاثرہ شخص' کو اتنے محدود انداز میں پڑھا جاتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 469(1)(بی) ایکٹ کی دفعہ 113 کے تحت جرائم پر مکمل طور پر لاگو نہیں ہوگی۔ کسی بھی صورت میں، دفعہ 469(1)(بی) میں استعمال ہونے والے الفاظ 'متاثرہ شخص' کی تشریح کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے، خاص طور پر جب، جیسا کہ اس معاملے میں، جرم پیدا کرنے والا قانون صرف مخصوص افراد کی شکایت پر قانونی کارروائی شروع کرنے کا التزام کرتا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 621 کی واضح زبان کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کمپینز ایکٹ کے خلاف جرم کے سلسلے میں (سوائے دفعہ 545 کے تحت) ضابطہ کے دفعہ 469(1)(بی) کے معنی میں 'متاثر شخص' ہوگا۔

ایکٹ کی دفعہ 621 توضیعات کو نظر انداز کرنے کے علاوہ، عدالت عالیہ نے دفعہ (3)113 کے حوالے سے دفعہ (2)113 توضیعات کو سمجھنے میں غلطی کی۔ مؤخر الذکر حصص کے منتقلی کے کہنے پر دفعہ (1) 113 کی خلاف ورزی پر کمپنی اور اس کے افسران کی دیوانی ذمہ داری سے نمٹتا ہے۔ دفعہ (2)113 دفعہ (1)113 کی خلاف ورزی سے پیدا ہونے والی فوجداری ذمہ داری سے متعلق ہے۔ دونوں ذیلی حصوں

کے مقاصد مختلف ہیں۔ دفعہ (3)113 بنیادی طور پر معاوضے کی نوعیت کی ہے جبکہ دفعہ (2)113 تعزیری ہے۔ دفعہ (3)113 کے تحت درخواست صرف منتقلی کے ذریعے ہی کی جا سکتی ہے۔ اور جیسا کہ پہلے ہی دیکھا گیا ہے، ایک منتقلی جو کمپنی کا موجودہ شیئر ہولڈر نہیں ہے، دفعہ (2)113 کے تحت شکایت درج نہیں کر سکتا۔

بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، ہمارا خیال ہے کہ اپیل کنندہ بطور متاثرہ شخص ضابطہ کی دفعہ 469(1) (بی) توضیعات سے فائدہ اٹھانے کا حقدار ہوگا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کو 20 جولائی 1992 کو جرائم کا علم ہوا۔ استغاثہ شروع کرنے کے لیے چھ ماہ کی حد کی مدت کے آغاز کا حساب اس تاریخ سے لگانا ہوگا۔ شکایت 20 اگست 1992 کو ضابطہ کی دفعہ (2)468 کے تحت مخصوص مدت کے اندر دائر کی گئی تھی۔

ان حالات میں، عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، کوئمبٹور کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور معاملے کو اہلیت پر فیصلہ کرنے کے لیے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، کوئمبٹور کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اس اپیل کو ترجیح دینے میں بے حد تاخیر کی وجہ سے، اپیل کنندہ جواب دہندگان کو اپیل کے اخراجات ادا کرے گا۔

وی۔ ایم۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document